السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایسی مسجد میں جس کا نقشہ مندرجہ ذیل ہے۔ نماز جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حدیث میں ہے:

(عن ابی مرثد الغنوی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تصلواالی القبور ولا تجلسوا علیھا رواہ الجماعة البخاری وابن ماجۃ» (منتقی»

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قبروں کی طرف نماز نہ پڑھو نہ ان پر بیٹھو۔''

دوسری حدیث: میں ہے:

(عن ابی سعید ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال الارض کلھا مسجد الا المقبرۃ والحمام رواہ الخمسۃ الا النسائی» (منتقی»

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمام زمین مسجد ہے مگر قبرستان اور حمام''

تیسری حدیث: میں ہے:

(عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اجعلوا من صلوۃ تکم فی بیو تکم ولا تتخذوھا قبوراً رواہ الجماعۃ الا ابن ماجۃ» (منتقی»

''رسول اللہ نے فرمایا: کچھ نماز گھروں میں پڑھو اور ان کو قبریں نہ بناؤ''

چوتھی حدیث: میں ہے:

(عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال فی مرضہ الذی لم یقم منہ لعن اللہ الیہود والنصاریٰ اتخذوا قبور انبیاء ہم مساجد» (متفق علیہ۔ مشکوۃ»

''رسول اللہ ﷺ نے آخری بیماری میں فرمایا۔ اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ کو لعنت کرے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنایا۔''

پانچویں حدیث: میں ہے:

(عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تجعلوا بیو تکم مقابر ان الشیطان ینفر من البیت الذی یقرأ فیہ سورۃ البقرۃ» (رواہ مسلم۔ مشکوۃ کتاب فضائل القرآن»

''اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ بے شک شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورہ بقرہ پڑھی جائے۔''

پہلی حدیث میں قبروں کی طرف نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ سوال میں جس مسجد کا ذکر ہے۔ اگر اس کے سامنے کے دروازے کھلے ہوں تو نماز قطعاً حرام ہے کیونکہ قبریں سامنے ہیں۔ اگر دروازے بند ہوں تو بھی ٹھیک نہیں۔ دروازوں کا قبلہ رُخ ہونا شبہ ڈالتا ہے کہ مسجد قبرستان کے متعلق ہے۔ کیونکہ دروازے قبروں کی خاطر رکھے ہیں۔ ایسی مسجد میں نماز ٹھیک نہیں کیونکہ چوتھی حدیث میں قبروں کو مسجد بنانے پر لعنت کی ہے۔ دوسری حدیث میں قبرستان میں نماز سے منع فرمایا ہے اور اس کے دائیں بائیں قبروں کا ہونا یہ بھی اس بات کی تائید ہے کہ یہ مسجد قبرستان کا حصہ ہے۔ اگر بالفرض مسجد پہلے ہو اور قبریں پیچھے بنی ہوں تو بھی کچھ خلل آگیا کیونکہ تیسری اور پانچویں حدیث میں گھروں کو قبریں بنانے سے نہی کی ہے اور گھر میں قبر کی یہی صورت ہوتی ہے کہ گھر کی حدود اور صحن وغیرہ میں قبر بنا دی جائے۔ دائیں طرف قبر اسی قسم کی معلوم ہوتی ہے اور دوسری قبروں کا حال بھی مشتبہ ہے۔ اس لیے ایسی مسجد میں نماز سے احتیاط کرنا چاہیے اگر قبریں یہاں سے ہٹا دی جائیں اور ہڈیاں دوسری جگہ دفن کردی جائیں تو پھر نماز میں کوئی کھٹکا نہیں لیکن قبریں اس وقت ہٹائی جاسکتی ہے جب مسجد پہلے ہو کیونکہ اس صورت میں یہ قبریں خلاف شرع ہوں گی جن کا ہٹانا ضروری ہوگا ورنہ مسجد کو یہاں سے ہٹانا چاہیے۔ ہاں اگر مشرکوں کی قبریں ہوں تو ہر صورت میں ہٹائی جاسکتی ہیں۔ مسجد نبوی اس طرح بنی تھی۔ ہاں اگر قبریں حدود مسجد سے بالکل باہر ہوں اور مسجد قبرستان کے حصہ میں نہ ہو تو پھر ہٹانے کی ضرورت نہیں مگر قبروں اور مسجد کے درمیان دیوار بنا دینی چاہیے تاکہ کسی وقت اتفاقیہ مسجد کا کوئی دروازہ کھلا رہ جائے تو نظر نہ پڑے اگر قبل بعد کا علم نہ ہو تو پھر معاملہ مشتبہ ہے۔ احتیاط نہ پڑھنے میں ہے۔ کیونکہ نماز کا معاملہ نازک ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اہلحدیث

مساجد کا بیان، ج1ص336

محدث فتویٰ